قابل رپورٹ

بعدالت عظمی ہندوستان

بااختیارات اپیلیٹ فوجداری

فوجداری اپیل نمبر 1863 سال 2010

مہندر پال اور دیگراں	سائلان
بنام	
ریاست جموں وکشمیر	جواب دہندگاں

فیصلہ

جج، بی۔آر۔گوائی

1. موجودہ اپیل محررہ 5 جون 2009 کے فیصلے اور حکم کو چیلنج کرتی ہے، جو جموں وکشمیر ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے 1991 کی فوجداری اپیل نمبر 09 کو (مختصر طور پر 'ہائی کورٹ') جموں میں سنایا تھا، اس طرح ملزم /اپیل کنندگان کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کیا ۔ اور قابل سیشن جج، کٹھوعہ (مختصر طور پر 'سیشن جج') کی طرف سے 23 مارچ 1991 کو دی گئی سزا اور سزا کے حکم کی تصدیق کی۔ ٹرائل مقدمہ نمبر۔89/1990۔

2۔موجودہ اپیل کی طرف لے جانے والے حقائق درج ذیل ہیں:

i۔ 16 مئی 1990 کو، پولیس اسٹیشن، کٹھوعہ (مختصر طور پر 'پولیس اسٹیشن') کو دوپہر تقریبا 12 بجے قابل اعتماد اطلاع ملی کہ ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) اور اس کے بیٹے دونوں جوانوں پر حملہ کر رہے تھے، جنہیں انہوں نے جگت پور، تحصیل کٹھوعہ میں واقع اپنے مکان میں زبردستی بند کیا تھا۔ اس حوالے سے روز نامچہ رجسٹر میں ایک اندراج کیا گیا تھا۔ مذکورہ اطلاع ملنے پر ہیڈ کانسٹیبل راج مل کانسٹیبل چامن لال اور تیرتھ سنگھ کے ساتھ ملزم اپیل گزاروں کے گھر پہنچے، انہوں نے منجیت کمار اور جسوندر کو شدید زخمی حالت میں ایک کمرے میں بے ہوش پایا۔ انہیں ڈسٹرکٹ ہسپتال کٹھوعہ فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لیے منتقل کر دیا گیا۔ سب انسپکٹر بسنت سنگھ ہسپتال پہنچے اور ڈاکٹر رینو جاموال کی موجودگی میں جس نے اسے بیان دینے کے لیے فٹ قرار دیا جسوندر کا بیان (BS-Exh.PW) ریکارڈ کیا۔۔جسوندر کے بیان کی بنیاد پر (BS-EX.PW) ابتدائی اطلاعی رپورٹ (مختصر طور پر 'ایف آئی آر') نمبر۔213/90 جموں وکشمیر رنبیر پینل کوڈ (مختصر آر پی سی) کے دفعہ 307/382/148342/149 کے تحت پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔

بعد میں، منجیت کمار اور جسوندر دونوں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ اس کے بعد آر پی سی کی دفعہ 302 کو شامل کیا گیا۔

ii. متوفی جسوندر کے بیان (BS-EX.PW) میں کہا گیا ہے کہ وہ اور منجیت کمار چارہ لینے کے لیے جگت پور گاؤں گئے تھے۔ جب وہ ملزم فریق کے گھر سے متصل گلی میں چل رہے تھے تو ملزم لال چند، بیاس، سنت کمار، روشن، مدھن لال نے ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کے دوسرے بیٹوں کے ساتھ مل کر انہیں گھر کے اندر گھسیٹ لیا اور ان پر لوہے کی سلاخوں (ساریہ)، درانتی (درت) اور لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ انہیں پانی فراہم کیا گیا جو کہ پینے کے قابل نہیں تھا/ بے ذائقہ تھا۔ مزید، ملزم سنت کمار نے متوفی کی جیب سے 300 روپے چرا لیے۔

iii. پراسیکیوشن کا مقدمہ، مختصر طور پر، یہ ہے کہ ملزم نمبر 2 بیاس راج نے متوفی کے بھائی جسوندر یعنی پی ڈبلیو نمبرا پروین کمار سے 50 روپے کی رقم ادھار لی تھی اور پی ڈبلیو نمبرا پروین کمار نے واقعہ پیش آنے سے 3 سے 4 دن پہلے رقم کا مطالبہ کیا تھا۔ واقعے کے دن پی ڈبلیو نمبرا پروین کمار مزدوروں کو لینے کے لیے گاؤں گیا تھا۔ جب وہ اپیل گزاروں کے گھر کے قریب تھا تو اسے اندر گھسیٹ کر اس پر حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد، انہوں نے اسے چارہ کے کمرے میں بند کر دیا اور منجیت کمار اور جسوندر پر حملہ کیا۔ پی ڈبلیو نمبرا پروین کمار جائے وقوع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔- پی ڈبلیو نمبرا پروین کمار کے ساتھ پی ڈبلیو نمبر 2 ہردیو سنگھ بھی تھے اور مذکورہ واقعہ کا قصہ پی ڈبلیو نمبر 3 چھچھو رام اور کرشن چند لامبردار کو بیان کیا گیا۔

iv. تفتیشی افسر (مختصر طور پر 'آئی۔او') نے حتمی رپورٹ پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ مذکورہ واقعہ سے پہلے اپیل گزاروں نے پروین کمار پر حملہ کیا اور اسے غلط طریقے سے قید کر دیا تھا جب وہ مزدوروں کی تلاش میں آیا تھا۔

v. ملزم نمبرا لال چند (متوفی) ملزم نمبر 2 بیاس راج، ملزم نمبر 3 مہندپال عرف روشن، ملزم نمبر 4 بسنت کمار، ملزم نمبر 5 اوم پرکاش عرف ڈاکٹر، ملزم نمبر 6 کرشن چند اور ملزم نمبر 7 مدن لال پر مقدمہ چلایا گیا۔ ملزم نمبر 2 سے ملزم نمبر 6 لال چند (متوفی) کے بیٹے ہیں۔ 16 اگست 1990 کو سیشن جج کے ذریعے آر پی سی کی دفعہ 302، 148 اور 149 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے الزامات وضع کیے گئے۔

vi. اپیل گزاروں نے قصوروار نہ ہونے کا دعویٰ کیا اور مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا۔ پراسیکیوشن نے ملزم اپیل گزاروں کے جرم کو ثا بت کرنے کے لیے 19 گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ ان کا دفاع یہ تھا کہ اپیل گزاروں نے نجی دفاع کے حق کا استعمال کیا کیونکہ ملزم نمبرا لال چند (متوفی) پر دونوں متوفی افراد نے حملہ کیا تھا جن کی خدمات حاصل کی گئی تھیں کیونکہ فریقین کے درمیان قانونی چارہ جوئی زیر التوا تھی۔ مقدمے کی سماعت کے اختتام پر، سیشن جج نے ملزم نمبر 5 اوم پرکاش اور ملزم نمبر 6 کرشن چند کو بری کر دیا۔ ملزم نمبر 1 سے 4 اور 7 کو آر پی سی کی دفعہ 302، 148 اور 149 کے تحت انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی بشمول 500 روپے فی کس جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تین ماہ کی سادہ قید ہوگی۔

vii. اس سے رنجیدہ ہو کر، اپیل گزار/ ملزمان نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ ملزم نمبر 1- لال چند کی اپیل کے زیر التواء رہنے کے

دوران ہی موت ہوگئی۔ملزم نمبر 2 بیاس راج مفرور تھااور نا قابل ضمانت وارنٹ جاری کرنے کے بعد بھی اس کی موجودگی کو یقینی نہیں بنایا جاسکا۔5 جون، 2009 کو ہائی کورٹ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے، اپیل گزاروں کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا اور ان کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے سیشن جج کی طرف سے انہیں دی گئی سزا کی تصدیق کی۔

.3۔رنجیدہ ہوکے موجودہ اپیل ملزم نمبر 3 مہندر پال ،ملزم نمبر 7 مدن لال اور ملزم نمبر 4 بسنت کمار نے دائر کی تھی۔

.4۔ہم نے مسٹر تری پوراری رائے، اپیل کنندگان ملزم کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل کو سنا اور مسٹر شلیش مدیال، مدعالیہ ریاست جموں وکشمیر کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل کو سنّا۔

.5 مسٹر تری پوراری رائے درخواست کرتے ہیں کہ ہائی کورٹ اور سیشن جج نے اپیل گزاروں کو مجرم قرار دینے میں بڑی غلطی کی ہے۔مسٹر رائے کہتے ہیں کہ یہ (متوفی)-منجیت کمار اور جسوندر تھے جنہوں نے اپیل گزاروں کے گھر میں دراندازی کی اور ملزم نمبر 1-لال چند (متوفی) پر حملہ کیا۔اس کے بعد، اپیل گزاروں نے اپنے نجی دفاع میں متوفی پر حملہ کیا۔مزید برآں، متوفی کو لگنے والی زیادہ تر چوٹیں ان کی ٹانگوں پر تھیں نہ کہ ملزمان شدید نقصان پہنچانے کے ارادے رکھتے تھے۔

.6 مسٹر رائے مزید دعوی کرتے ہیں کہ اقرار بمطابق نزع یعنی متوفی جسویندر کے بیان پر غور کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر رینو جاموال نے کہا کہ مریض سوجن کی وجہ سے بیان پر دستخط کرنے کی حالت میں نہیں تھا۔مذکورہ بیان میں مریض کی ذہنی/ جسمانی حالت کے بارے میں کوئی تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں کہ آیا وہ صحت مند دماغ اور شعور کا حامل ہے۔مزید، ڈاکٹر رینو جاموال نے اعتراف کیا کہ مریض ادنی طور ہوش میں تھا نہ کہ مکمل طور پر۔

.7 مسٹر رائے نے زور دے کر کہا کہ پی ڈبلیو نمبر 1 پروین کمار اور پی ڈبلیو نمبر 3 چھجو رام کے ثبوت کئی نکات پر اقرار بوقت مرگ سے متصادم ہیں۔ اقرار بوقت مرگ میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ پی۔ڈبلیو۔1 پروین کمار پر حملہ کیا گیا اور اپیل گزاروں کے گھر میں بند کر دیا گیا کس لئے دونوں متوفی اپیل گزاروں کے گھر گئے اس کے بجائے صرف یہ بیان دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا کام ختم کر رہے تھے اور اپیل گزاروں نے ان پر حملہ کیا۔

.8 مدعا علیہ ریاست کی جانب سے پیش ہوئے مسٹر شلیش مدیال نے عرض کیا ہیں کہ سیشن جج اور ہائی کورٹ نے ساتھ ساتھ کہا ہے کہ اقرار بمطابق نزع ایک ثبوت ہے۔پی ڈبلیو-ایس آئی بسنت سنگھ اور ڈاکٹر رینو جاموال نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔اس کی تصدیق پی ڈبلیو نمبر 1 پروین کمار اور پی ڈبلیو نمبر 2 ہردیو سنگھ نے بھی کی ہے۔اس لئے اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔

.9 مسٹر مدیال نے مزید کہا کہ نجی دفاع کے حق کا مناسب طریقے سے استعمال کیا جانا چاہیے۔زخموں کی نوعیت سے متعدد فریکچر ظاہر ہوتے ہیں اور استعمال شدہ ہتھیار اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اپیل کنندگان نے متوفی پر انہیں قتل کے ارادے سے حملہ کیا۔

.10 ہم نے ریکارڈ پر رکھے گئے مواد کا جائزہ لیا ہے۔ریکارڈ پر رکھے گئے مواد، خاص طور پر پوسٹ مارٹم رپورٹ دیکھ کر اس بات پر اختلاف نہیں کیا جاسکتا کہ متوفی کی موت قتل انسان مستلزم سزا تھی۔

11. جہاں تک واقعے کا تعلق ہے، پراسکوشن بنیادی طور پر متوفی -جسویندر کے اقرار بوقت مرگ کے ساتھ ساتھ متوفی -جسویندر کے بھائی پی ڈبلیونمبر 1-پروین کمار متوفی کے بھائی جسوندر سنگھ اور پی ڈبلیو نمبر 2 ہردیو سنگھ کی زبانی گواہی پر انحصار کرتا ہے۔متوفی -جسویندر کا اقرار بوقت مرگ ملزم نمبر1 لال چند(متوفی) کے ساتھ ساتھ ملزم -اپیل گزاروں کو بھی شامل کرتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ اقرار بوقت مرگ میں یہ کہا گیا ہے کہ متوفی جسویندر اور ملزم اپیل گزاروں کے درمیان کوئی سابقہ دشمنی نہیں تھی، . پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 50 روپے کی رقم -ملزم بیاس نے پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار سے لی تھی اور تنازعہ اس کی عدم ادائیگی کے حوالے سے تھا۔

12. اگرچہ پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار کا کہنا ہے کہ وہ مزدوروں کو لانے کے لیے جگت پور گاؤں گیا تھا اور ملزم اپیل کنندگان نے اسے پکڑ لیا اور اسے مارنا شروع کر دیا اور اس کے بعد اسے باندھ کر برآمدے میں بند کر دیا، لیکن متوفی -جسویندر کے اقرار بوقت مرگ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار اپنے گواہی میں بتاتے ہیں کہ کچھ وقت بعد جب اس کے بھائی منجیت اور جسوندر ملزموں کے گھر سے متصل گلی میں جا رہے تھے تو ملزموں نے ان پر درت اور لوہے کی ڈنڈے سے حملہ کیا۔ان کے مطابق، جب وہ زخموں کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تو ملزم افراد انہیں گھر میں گھسیٹ کر لے گئے۔وہ کہتا ہے کہ اس نے رسی کھولی اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔وہ مزید کہتا ہے کہ جب وہ تیلی مور پہنچا تو اس نے واقعہ کے بارے میں کیول کرشنا کو بتایا اور اس کے بعد وہ پولیس چوکی کے پاس رپورٹ درج کرانے گئے۔

13. پی۔ڈبلیو۔2 ہردیو سنگھ نے اپنے گواہی میں کہا ہے کہ واقعے کے دن وہ جگت پور کے قریب قائم تھریشر پر کام کر رہے تھے اور جب وہ بیڑی خریدنے جا رہے تھے تو راستے میں ان کی ملاقات پروین کمار سے ہوئی۔وہ بتاتا ہے کہ جب وہ ملزموں کے گھر کے قریب گلی میں پہنچے تو ملزم اوم پرکاش، مہندر، مدی، بیاس، سنت، کاشی اور گار نے پی ڈبلیو نمبر 1 پروین کمار کو پکڑ لیا اور اسے مار پیٹ کر گھر میں لے گئے۔تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار کے گواہی میں پی ڈبلیو نمبر 2 ہردیو سنگھ کی موجودگی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

14-پی۔ڈبلیو۔2 ہردیو سنگھ نے کہا کہ اس کے بعد وہ واپس چلا گیا اور جب وہ جگت پور نہر کے قریب پہنچا تو اس کی ملاقات منجیت عرف بابی اور جسوندر سے ہوئی اور اس نے انہیں پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار کی اس سے ملاقات اور اس پر حملے کے واقعے کے بارے میں بتایا۔اس نے بتایا کہ اس کے بعد وہ منجیت اور جسوندر دونوں کے ساتھ جائے وقوع پر گیا۔اس نے بتایا کہ وہ ان سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔انہوں نے بتایا کہ جب وہ ملزموں کے گھر کی گلی میں پہنچے تو ملزموں نے دونوں متوفی کو بھی پکڑ لیا اور مار پیٹ شروع کر دی۔وہاں سے وہ لاکھن پور گیا اور پرشوتم لال کو ٹیلی فون کیا کہ متوفی افراد کو ملزم افراد نے گھر میں بند کر لیا ہے۔وہ بتاتے ہیں کہ جب وہ ملزموں کے گھر پہنچے تو پولیس وہاں پہنچ چکی تھی۔

15.پی۔ڈبلیو نمبر3 چھجو رام جو ملزم افراد کے گھر کے قریب رہتا ہے مکر گئے۔

16. یہ بات قابل ذکر ہے کہ جائے وقوع ملزم افراد کا گھر ہے۔متوفی جسویندر اور منجیت کے ساتھ ساتھ پی ڈبلیو نمبر1 پروین کمار

ملزموں کے گھر کیوں گئے اس کے مطابق بیانات مختلف ہیں۔ پی ڈبلیونمبر 1 پروین کمار کے بیان کے مطابق، وہ وہاں مزدوروں کی تلاش میں گیا تھا اور اس کے بعد اسے ملزم افراد نے پکڑلیا کیونکہ تنازعہ Rs.50 کی قرض کی رقم کے حوالے سے تھا۔

17. متوفی جسویندر کے اقرار بوقت مرگ کے مطابق، متوفی جسویندر اور منجیت وہاں گھاس (چارہ) لینے گئے تھے۔ جبکہ پی ڈبلیونمبر 2 ہردیوسنگھ کے بیان کے مطابق، جب وہ بیڑی خریدنے کے لیے جگت پور جارہے تھے تو ان کی ملاقات پی ڈبلیونمبر 1 پروین کمار سے ہوئی اور وہ دونوں ملزموں کی گلی میں گئے۔ اس نے اعتراف کیا کہ بیڑی کی دکان اس گلی میں نہیں تھی۔ ان کے مطابق، ملزم افراد کی طرف سے پی ڈبلیونمبر 1 پروین کمار پر حملہ کرنے کے بعد، وہ وہاں سے چلا گیا اور راستے میں متوفی جسویندر اور منجیت اس سے ملے اور اس نے انہیں پی ڈبلیونمبر 1 پروین کمار پر حملہ کرنے اور باندھنے کے واقعے کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد، وہ تینوں گلی میں گئے جہاں ملزموں کا گھر واقع تھا۔ وہاں ملزموں نے جسوندر اور منجیت پر حملہ کیا اور وہ وہاں سے چلا گیا۔ مزید واضح رہے کہ ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کو بھی مذکورہ واقعے میں چوٹیں آئی تھیں۔ پراسکوشن اس کی وضاحت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ آئی او نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے اس بات کی تحقیقات نہیں کی کہ ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کو کس طرح چوٹیں آئیں۔ یہ ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کی طرف سے کیا گیا مخصوص دفاع ہے کہ جب وہ اپنے کمرے میں بستر پر لیٹا ہوا تھا تو دو افراد اس کے کمرے میں داخل ہوئے اور ان میں سے ایک نے اس کے سر پر لاٹھی ماری جس کے نتیجے میں اس کا خون بہنا شروع ہوگیا اور وہ فریکچر کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا۔

18. ریکارڈ پر رکھے گئے مواد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پراسکوشن صفائی کے ساتھ نہیں آیا ہے اور اس نے واقعے کی ابتداء کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اقرار بمطابق نزع کے ساتھ ساتھ پروین کمار اور ہردیوسنگھ کے گواہی میں بھی تضادات ہیں کہ متوفی جسوندر اور منجیت کس حالت میں ملزموں کے گھر گئے تھے۔ پراسکوشن ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کو لگنے والی چوٹ کی وضاحت کرنے میں ناکام رہا ہے ملزموں کی طرف سے یہ تجویز بھی دی گئی تھی کہ ملزموں کی دشمنی موہن لال اور کیول کرشنا اور متوفی کے ساتھ ساتھ پی ڈبلیو 1 پروین کمار اور پی ڈبلیونمبر 2 ہردیوسنگھ کے ساتھ تھے اور ان کی طرف سے حملہ آور ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کے پاس بھیجے گے تھے۔ کوئی شک نہیں اس کی تردید کی گئی ہے۔

19. یسا معلوم ہوتا ہے کہ ملزم کا دفاع یہ ہے کہ متوفی جسوندر اور منجیت کے ساتھ ساتھ پروین کمار اور ہردیوسنگھ کو موہن لال اور کیول کرشنا نے پچھلی دشمنی کی وجہ سے بدلہ لینے کے کام پر لگا تھا۔

20. جیسا کہ اوپر پہلے ہی بحث کی گئی ہے، جائے وقوع ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کا گھر ہے۔ باقی چھ ملزموں میں سے 5 اس کے بیٹے ہیں۔ اس بارے میں موادی تضادات ہیں کہ متوفی جسوندر اور منجیت اپیل گزاروں کے گھر کیسے اور کن حالات میں گئے۔ اقرار بمطابق نزع کے ساتھ ساتھ پی ڈبلیونمبر 1 پروین کمار اور ڈبلیونمبر 2 ہردیوسنگھ کے بیانات بالکل مختلف ہے۔ پراسکوشن ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کو لگنے والی چوٹوں کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہ ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) کا مخصوص معاملہ ہے کہ دو افراد اس کے گھر آئے تھے اور انہوں نے اس پر لاٹھی سے حملہ کیا۔ اس امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملزم نمبر 1 لال چند (متوفی) پر حملے سے

مشتعل ملزموں جو شدید اور اچانک اشتعال انگیزی سے خود پر قابو نہ پاتے ہوئے متوفی جسوندر اور منجیت پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ان کی موت ہوئی۔ ہم نے پایا کہ اپیل کنندگان آر پی سی کی دفعہ 300 کے استثناء ا کے پیش نظر شبہ کا فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ اس طرح، ہمارا یہ خیال ہے کہ پراسکوشن آر پی سی کی دفعہ 302 کے تحت کیس کو معقول شک سے بالاتر ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

21. آر پی سی کی دفعہ 302 کے تحت اپیل گزاروں پر عائد سزا اور سزا کو آر پی سی کی دفعہ 304 کے حصہ 1 میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندگان پہلے ہی تقریباً دس سال کی سزا کاٹ چکے ہیں، اس لیے ہم نے پایا کہ جو سزا پہلے ہی گزر چکی ہے وہ اس مقصد کو پورا کرے گی۔ اپیل گزاروں کے ضمانت کے بانڈ خارج ہو جائیں گے۔

22. مذکورہ بالا شرائط میں اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔

جج۔

بی۔ آر۔ گوائی

جج۔

ایم۔ ایم۔ سندریش

نئی دہلی۔ 12 جنوری 2023